استیصال بدعات کا جوش

جن امور کی حرمت یا کراہت کتاب و سنت سے ثابت نہیں ہے ان پر تاویلات سے حرمت یا کراہت کا حکم لگانا' اور پھر اس میں تشدد برتنا نہ صرف ناجائز ہے بلکہ موجب فتنہ بھی ہے' کیونکہ اس قسم کے تشدد سے دوسرے گروہ میں ضد پیدا ہوتی ہے' پھر وہ حق بات کو بھی نہیں مانتا۔ مثال کے طور پر قاضی شوکانی اہل فضل و علم سے توسل کو جائز رکھتے ہیں۔ [الدر الفضیہ فی اخلاص کلمۃ التوحید ۔ تالیف : علامہ محمد بن علی الشوکانی' ترجمہ : مولوی محمد علی] یہ ایک معقول بات ہے' کیونکہ اس کی حرمت یا کراہت پر کتاب و سنت میں کوئی دلیل نہیں اسی لیے ابن تیمیہ نے بھی اس مسئلہ میں سکوت اختیار کیا ہے لیکن علامہ رشید رضا اور لائق مترجم نے اس کو بھی ناجائز ٹھیرانے کی کوشش کی ہے اور دلیل میں جو بات پیش کی ہے وہ اس سے بھی زیادہ عجیب ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص کا عمل صالح اس کی اپنی اولاد کے سوا دوسروں کے لیے وسیلہ نہیں بن سکتا۔ اگر ایسا ہی ہے تو حضرت عمرؓ نے حضرت عباسؓ کو اپنی دعائے استسقاء میں کیوں وسیلہ بنایا' اور کیوں تمام صحابہ نے اس کو جائز رکھا؟ اس معاملہ میں زندہ اور مردہ کے درمیان فرق کرنے کے لیے بھی کوئی معقول وجہ موجود نہیں' کیونکہ جس ذات پاک کے پاس توسل کیا جا رہا ہے اس کے پاس تو زندوں اور مردوں کے اعمال اور ان کی ارواح یکساں حاضر ہیں۔ یہ کہنا بھی صحیح نہیں کہ صحابہ نے کسی مردہ بزرگ سے توسل نہیں کیا لہٰذا یہ فعل ناجائز ہے۔ اگر ایسا ہو تو ہر وہ فعل ناجائز قرار پائے گا جو زمانہ رسالت یا عہد صحابہ میں نہیں ہوا' اور اس طرح مباحات کا دائرہ بہت ہی تنگ ہو جائے گا۔ جن امور کے متعلق نفیاً و اثباتاً کوئی حکم وارد نہیں ہوا ہے اور جن کا رواج عہد صحابہ میں بھی ثابت نہیں ہے ان کو زیادہ سے زیادہ امور مسکوت عنہا میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ مگر قطعیت کے ساتھ ان کے عدم جواز کا حکم نہیں لگایا جا سکتا۔ بلکہ اہل اصول میں سے جو لوگ اباحت کو اصل قرار دیتے ہیں وہ تو ایسے امور میں جواز کی طرف جائیں گے۔

آیت لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی الخ سے بھی استدلال درست نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے معنی زیادہ صحیح سمجھتے تھے۔ آپ نے حج بدل کو جائز قرار دیا اور اس کی دلیل میں ارشاد فرمایا کہ اگر تیرے باپ پر قرض ہو اور تو اس کو ادا کر دے تو یہ تیرے باپ کے لیے نافع ہو گا۔ اسی طرح آپ نے متوفی کی طرف سے قربانی کرنے کو بھی جائز و نافع قرار دیا اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت

فرمائی کہ ایک قربانی آپ کی طرف سے کیا کریں۔ روزے کے متعلق بھی آپؐ کا ارشاد ہے کہ من مات وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ (جو شخص مرجائے اور اس کے روزے چھوٹ گئے ہیں' اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے)۔

اگر آیت مزکورہ کا مفہوم یہی ہوتا کہ ایک شخص کا عمل صالح اس کی اپنی ذات کے سوا دوسروں کے لیے نافع نہیں ہو سکتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قسم کے احکام ہرگز نہ دیتے۔ پس مردہ بزرگوں کے عمل صالح اور ان کی حرمت کو وسیلہ قرار دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا ایک ایسا فعل ہے جس کے ناجائز ہونے پر کتاب و سنت میں کوئی دلیل نہیں' اور جس چیز سے خدا اور رسولؐ نے منع نہ کیا ہو' اس کو ممنوع قرار دینا گویا شریعت میں اضافہ کرنا ہے۔ یہ بھی بدعت کی ایک قسم ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد یاد رکھنے کے قابل ہے کہ محرم الحلال کمستحل الحرام (حلال کو حرام قرار دینے والا ایسا ہی ہے جیسا حرام کو حلال قرار دینے والا)۔

ہمارا مقصد صرف اس امر پر تنبیہہ کرنا ہے کہ استیصال بدعت کے جوش میں حد سے گزر جانا مناسب نہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس جوش میں آپ خود ایک جوابی بدعت کے مرتکب ہو جائیں۔

آپ کے لیے، لائبریریوں کے لیے

ترجمان القرآن کی جلدیں

جنوری	۹۴	---	جون	۹۴	☆	جولائی	۹۴	---	دسمبر	۹۴
جنوری	۹۵	---	جون	۹۵	☆	جولائی	۹۵	---	دسمبر	۹۵

یہ چاروں مضبوط دیدہ زیب جلدیں ۔/۷۰ روپے فی جلد کے حساب سے دستیاب ہیں۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار۔ نومبر کے اجتماع میں اسٹال سے حاصل کر سکتے ہیں۔

مینیجر ترجمان القرآن ۵۔ اے۔ ذیلدار پارک اچھرہ' لاہور